تبدیلی ماہیت اور فقہی احکام پر اس کے اثرات :ایک علمی و تحقیقی جائزہ

The modification in structure and its impacts on rulings: A research based study

ڈاکٹر محمد طاہر[i]　　ڈاکٹر اظہار خان[ii]

Abstract

Allah has created many things with different shapes and properties which we utilize in our daily life. We often use the material goods in their actual and real forms, but many times, we consume them as partial agent in a substance. In a compund, the various elements lost their properties and take new shapes.

In chemical science, the formation and modification of different compunds is a known concept among the scholars, but another thing that is the liegistimacy of these compunds. In Islamic point of view is a considerable issue. In Islamic teachings the change in shape and property has a legal impact on rulings. It is necessary to explore the issue of medication in structure of objects and its legitimacy.

This research paper deals with the subject matter. This contains the liternal meaning of "Mahiyat" and its standerd. More over, the various examples have been mentioned the explains the different types of modification.

Key Words: Modification, actual and real forms, rulings

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بے شمار چیزیں پیدا فرمائی ہیں، جن کو ہم مختلف شکلوں میں اپنی ضروریات میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ استعمال کبھی اپنی اصل شکل میں ہوتا ہے اور کبھی ان کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں، اس طرح کہ ظاہری طور پر اس کا کوئی اثر نہیں دکھائی دیتا، اور کبھی تنہا ہونے میں بھی جلا کر یا کسی دوسری طرح، شکل و صورت بلکہ صفت بھی بدل جاتی ہے، اس ردوبدل کو کم از کم بعض صورتوں میں ماہیت کا بدلنا(انقلاب ماہیت، تحول عین اور استحالہ) کہتے ہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس نقلاب کی وجہ سے احکام کی حلت و حرمت یا اشیاء کی حرمت اور نجاست حسب سابق قائم رہے گی یا اس تبدیلی کی وجہ سے حکم میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی؟ اس مقالہ میں مذکورہ مسئلہ پر بحث و تحقیق کی گئی ہے۔

---

i　اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ii　اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

انقلاب ماہیت کا مطلب

انقلاب ماہیت کا لغوی معنی ہے:

"کسی ماہیت وحقیقت کا بدل جانا[1]۔"

اس کو بعض فقہاء نے استحالہ اور تحول کے نام سے ذکر کیا ہے، استحالہ کا لغوی معنی ہے:

"تغير الشيء عن طبعه ووصفه، أو عدم الإمكان[2]"

"کسی شئی کا اپنی طبیعت ووصف سے بدل جانا۔"

انقلاب ماہیت کا اصطلاحی مفہوم

سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت و نئی ماہیت بن جائے، نہ پہلی حقیقت وماہیت رہے، نہ اس کی صورت و کیفیت اور نہ اس کے خواص وآثار وامتیازات باقی رہیں، جیسے شراب سے سرکہ بنالیا جائے[3]۔

انقلاب اور استحالہ کی تحقیق

انقلاب ماہیت کے متعلق فقہاء کرام فرماتے ہیں:

"الأعيان النجسة، كالعذرة، والخمر، والخنزير، قد تتحول عن أعيانها وتتغير أوصافها، وذلك بالاحتراق أو بالتخليل، أو بالوقوع في شيء طاهر، كالخنزير يقع في الملاحة، فيصير ملحا[4]."

"نجس چیزیں جیسے پاخانہ، شراب اور خنزیر ان کے اوصاف واعیان کبھی بدل جاتے ہیں، اور یہ جلانے یا سرکہ بنانے یا کسی پاک چیز میں پڑ کر مل جانے سے ہوتا ہے، جیسے خنزیر یا گدھا نمک کی کان میں پڑ کر نمک بن جائے۔"

بعض فقہاء کے یہاں استحالہ سے نجس چیزوں کو پاک مانا جاتا ہے ان کے یہاں استحالہ کا تحقق زوال وصف سے بھی ہو جاتا ہے بلکہ کسی حقیقت کے مفہوم کے بعض اجزاء کے انتفاء سے حقیقت منتفی ہو کر استحالہ کا تحقق ہو جاتا ہے۔وتنتفي الحقيقة بانتفاء بعض أجزاء مفهومها، فكيف بالكل[5]؟اور اسی کو علامہ شامیؒ نے بھی تطہیر الانجاس میں انقلاب عین کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"انقلاب عین کی نظیر شرع میں نطفہ ہے جو نجس ہے، پھر یہ بدل کر علقہ (خون بستہ) ہو جاتا ہے، اور وہ بھی نجس ہے، پھر وہ مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) ہو کر پاک ہو جاتا ہے، اور انگور کا شیرہ پاک ہے، پھر وہ شراب ہو کر نجس ہو جاتا ہے، اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی ماہیت کی تبدیلی زوال وصف کے تابع ہے، جس کا کسی ماہیت پر ترتب ہوتا ہے[6]۔"

مذکورہ تفصیل سے جہاں قلب ماہیت کی یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ کسی چیز میں اس حد تک تغیر و تبدیلی واقع ہو جائے کہ اس کے آثار و خواص، علامات اور امتیازات، صور و کیفیات یہاں تک کہ نام بھی بدل جائے اور اس کا پہچاننا ناممکن ہو جائے تو شرعاً ایسی تبدیلی کو انقلاب ماہیت کہا جائے گا۔

انقلاب ماہیت کے معتبر ہونے کا شرعی معیار

اگر کسی شئ میں ایسی تبدیلی ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر بالکل ختم ہو جائیں، نام بھی بدل جائے اور اس کا مجموعی مزاج بھی تبدیل ہو جائے یہاں تک کہ جن اشیاء سے وہ شئ بنے ان کا کوئی بھی اثر اور کوئی بھی خاصیت باقی نہ رہے، تو شرعاً اسے تبدیلی ماہیت قرار دیا جائے گا، جیسے گدھا نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جائے، یا پیشاب نمک کی کان میں پڑ کر نمک بن جائے، اور غیر متمیز ہو جائے، تو استہلاک عین کی وجہ سے اس پر پاکی کا حکم لگے گا۔

لیکن اگر صرف نام کی تبدیلی ہو، اور وہ نئی چیز اپنی اصل سے موروثی طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھے، تو شرعاً اسے تبدیلی ماہیت نہیں قرار دیا جائے گا، مثلاً پیشاب جو نجس العین ہے، اگر فلٹر کر کے اس کے متعفن اور مضر رساں اجزاء کو نکال دیا جائے اور باقی اجزاء پیشاب کے باقی رہیں تو یہ قلب ماہیت نہیں ہے، لہذا وہ اپنے جمیع اجزاء کے نجس العین ہونے کے سبب نجاست غلیظہ اور نجس العین رہیں گے[7]۔

انقلاب ماہیت کے بعد اشیاء کا شرعی احکام

انقلاب ماہیت کے مسئلہ میں مختلف قسم کی نجس اشیاء کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، اگر ان کا انقلاب حقیقت کی طرف ہوا ہے تو بلاشبہ انقلاب حقیقت کے بعد وہ پاک اور جائز ہوں گی ورنہ نہیں، اور اس حکم میں نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے، اسی طرح انقلاب حقیت کے بعد دونوں قسم کی چیزوں کے مختلف اجزاء باہم یکساں حکم رکھتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

1. "گدھا، خنزیر، کتا، انسان انقلاب حقیقت کے حکم میں برابر ہیں، یہ نمک کی کان میں مرا ہو کر گرا ہو یا زندہ گرا ہو، دونوں حالتوں میں یکساں حکم ہے، میتہ جو نص قرآنی سے حرام اور نجس ہے وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔"
2. "انسان جس کے اجزاء سے بوجہ کرامت انتفاع حرام ہے، اور خنزیر و میتہ جن سے بوجہ نجاست انتفاع حرام ہے، انقلاب ماہیت کے بعد ان پر انسان، خنزیر اور میتہ کا حکم باقی نہیں رہتا، بلکہ انقلاب کے بعد حقیقت پاک اور جائز ہو جاتے ہیں، لیکن یہ اس صورت میں جب انقلاب حقیقت طاہرہ کی طرف ہو جاتی ہیں۔"

3. "نمک کی کان میں گرنے اور صابن کی دیگ میں گرنے کا حکم یکساں ہے، کہ یہ دونوں صورتیں موجب انقلاب حقیقت ہیں ،ان امور کے ثبوت کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ خنزیر ومیتہ یا کتے کی چربی سے انقلاب حقیقت ہیں۔ان امور کے ثبوت کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ خنزیر ومیتہ اور کتے کی چربی سے بنے ہوئے صابن کے جواز استعمال میں تردد کیا جائے[8]۔"

قلب ماہیت کے مختلف اسباب دلائل ونظائر کے تناظر میں

قلب ماہیت کے لئے فقہاء نے مختلف اسباب کو موثر مانا ہے جن میں سے چند کا دلائل ونظائر کی روشنی میں تذکرہ کیا جاتا ہے:

1. احراق

احراق جس کا معنی ہے جلانا،راکھ بنادینا،فقہاء ثلاثہؒ کے نزدیک جب کوئی نجس چیز اچھی طرح جلانے سے اپنی ماہیت واوصاف کو چھوڑ کر دوسری چیز بن جائے،مثلاً مردار چیز جل کر راکھ بن جائے تو شرعاً اس راکھ کو پاک مانا جائے،جیسے شراب سرکہ بن جائے ،یا کچی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور شوافعؒ،حنفیہ میں سے امام ابویوسف اور مالکیہ کا غیر معتمد قول یہ ہے کہ جلانے کے بعد بھی نجس اشیاء کے اجزاء باقی رہتے ہیں،اس لئے نجاست علی حالہ باقی رہتی ہے اور بعض فقہاء مالکیہ نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر آگ نجاست کو پورے طور پر جلا کر راکھ بنا لے تو وہ راکھ شرعاً پاک ہوگی ورنہ نہیں[9]۔

2. تخلل اور تخلیل

تخلل کا معنی ہے شراب کا از خود سرکہ بن جانا،اور تخلیل کا معنی ہے شراب کا سرکہ بنالینا،اگر شراب خود بخود سرکہ بن جائے یا شراب دھوپ میں رکھی ہوئی تھی،اس کو سرکہ بنانے کا ارادہ کئے بغیر سایہ رکھ دیا جائے،اور اس کا کڑواپن کھٹاپن میں مکمل تبدیل ہو جائے،تو شرعاً یہ تبدیل ماہیت ہے،اور اس صورت میں وہ سرکہ شرعاً حلال اور پاک ہوگا،کیونکہ حدیث میں ہے:

"نعم الأدم – الخل"[10]

نیز شراب کی حرمت سُکر تھی جو زائل ہو گئی۔

البتہ شراب میں نمک،پیاز یا سرکہ وغیرہ ڈال کر یا شراب کو آگ پر رکھ کر بالقصد اسے سرکہ بنالیا جائے تو اس صورت میں فقہاء مالکیہ میں سے ابن قاسم کی روایت کے مطابق وہ سرکہ حلال وطاہر نہ ہوگا۔کیونکہ ایک روایت میں ہے:

"أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا، فقال: «لا»[11] "

" آپ ﷺ سے شراب کو سرکہ بنا لینے کی بابت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔"

لیکن فقہاء احناف اور مالکیہ کا راجح قول یہ ہے کہ شراب کو سرکہ بنانا جائز ہے، کیونکہ یہ اصطلاح ہے، جیسا کہ مردار کی کچی کھال کو دباغت دینا جائز ہے، اور دباغت کے بعد طہارت کا حصول ہو جاتا ہے، اس لئے حدیث میں ہے:

"أيما إهاب دبغ فقد طهر"[12]

"جس کچی کھال کو دباغت دیا جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔"

3. تشمیس

جمہور فقہاء مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے یہاں دباغت دینے کے لئے دھوپ دکھانا کافی نہیں ہے۔ لیکن فقہاء احناف نے تشمیس کو دباغت حکمیہ کی ایک قسم قرار دیا ہے، لہذا اگر کچی کھال کی رطوبت و بدبو خوب دھوپ دکھانے سے بالکل زائل ہو جائے تو وہ کھال شرعاً پاک مانی جائے گی، اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق وہ کھال تر ہونے کے بعد بھی ناپاک نہ ہوگی، چنانچہ علامہ لکھنویؒ نے عمدۃ الرعایہ میں غنیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

" کھال کے پانی سے بھیگنے کے باوجود نجاست نہ لوٹنے کو قول مختار تحریر فرمایا ہے[13]۔"

4. فلٹر کرنا

پانی صاف کرنے کے آلہ کے ذریعہ کسی بہنے والی چیز کو جس میں نجاست مل گئی ہو اگر اس کے نجس اجزاء کو الگ کر دیا جائے، اور وہ کثیر مقدار میں ہو تو شرعاً وہ چیز پاک ہو جائے گی، کیونکہ قلیل مقدار میں نجاست کا اختلاط موجب نجس ہے اگرچہ بہنے والی شئ کا کوئی وصف نہ بدلے، لیکن کثیر مقدار میں اگر نجاست کے اختلاط سے اس کا کوئی وصف نہ بدلے تو شرعاً وہ چیز پاک رہے گی، البتہ پیشاب فلٹر کرنے سے پاک نہ ہوگا، کیونکہ پیشاب بجمیع اجزاہ نجس العین اور نجس بنجاست غلیظہ ہے[14]۔

5. کیمیاوی عمل کے ذریعہ ماہیت کو بدلنا

علامہ شامیؒ ردالمحتار کے مقدمہ میں علم کیمیا کے متعلق بحث کرتے ہوئے انقلاب ماہیت کے قول کو مبنی بر حقیقت اور حق قرار دیا ہے اور لکھا ہے:

"والظاهر أن مذهبنا ثبوت انقلاب الحقائق بدليل ما ذكروه في انقلاب عين النجاسة. كانقلاب الخمر خلا والدم مسكا ونحو ذلك[15]"

6. دباغت دینا

خنزیر اور انسان کے علاوہ تمام جانوروں کی کچی کھال خواہ مردار ہو، دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے:

"أيما إهاب دبغ فقد طهر"[16]

نیز آپ ﷺ نے سیدۃ میمونہؓ کی مردار بکری کی کھال کو دباغت دیکر اس سے نفع اٹھانے کے متعلق فرمایا تھا تو صحابہ کرامؓ نے کہا کہ وہ تو مردار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ألا أخذوا إهابها فدبغوه فانتفعوا به؟"[17]

"صرف اس کا کھانا حرام ہے"

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مختلف اشیاء میں مختلف طریقے سے انقلاب عین ہوتا ہے، اس لئے انقلاب عین جہاں ایک مسلمہ حقیقت ہے وہاں اس کے فیصلہ کے لئے دقت نظر کی ضرورت ہے، لہذا اس سلسلہ میں انفرادی رائے پر عمل کرنے کے بجائے فقہاء عابدین کی طرف مراجعت کیا جائے، اور ان کی موافقت کے بعد کسی پہلو کو اختیار کیا جائے ساتھ ہی انقلاب ماہیت کے سبب کسی نجس چیز کے پاک ہونے کا فیصلہ کرنے سے قبل حسب ذیل پانچ امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

1. پہلی بات یہ ملحوظ رہے کہ عموم بلویٰ یعنی ابتلاء عام ہو، اگر حلت وطہارت کا فتویٰ نہ دیا جائے تو حرج واقع ہو، چنانچہ ناپاک تیل سے بنے ہوئے صابن کی طہارت کا ذکر کرتے ہوئے جہاں علامہ کاسانیؒ نے یہ لکھا ہے:

"ويطهر زيت تنجس بجعله صابونا به يفتى للبلوى"[18]

تو وہیں علامہ شامیؒ نے لکھا ہے:

"انقلاب ماہیت کے سبب نجس چیز کی طہارت کا حکم صابن کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جس میں تغیر اور انقلاب حقیقت ہو جائے اور ساتھ ہی عموم بلویٰ ہو[19]۔"

2. دوسری چیز یہاں پر یہ ملحوظ رہے کہ انقلاب ماہیت کے سبب طہارت کا حکم امام محمدؒ کے قول کے مطابق ہے، جس کو اکثر علماء نے عموم بلویٰ کے سبب اختیار کیا ہے، لیکن امام ابو یوسفؒ کے یہاں انقلاب ماہیت کے سبب حرمت علی حالہ باقی رہتی ہے۔ یہ بات مد نظر رہے کہ کسی شئ میں تغیر و تبدل کے سبب قلب ماہیت ہوتی ہے یا نہیں؟ تو امام ابو یوسفؒ نے

قلب ماہیت کے وقوع کا انکار کیا ہے، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ قلب ماہیت ایک ناقابل انکار حقیقت ہے، علامہ شامیؒ نے کیمیا سے متعلق بحث کرتے ہوئے در مختار کے مقدمہ اس کی صراحت کی ہے[20]۔

3. تیسری بات یہ ملحوظ رہے کہ نجاست کا غلیظہ و خفیفہ والی تقسیم اور اس کی معاف مقدار کپڑے و بدن کے ساتھ مخصوص ہے، اگر بہنے والی کسی بھی چیز میں نجاست واقع ہو جائے اور وہ قلیل مقدار میں ہو (وہ احناف کے ہاں عشر انی عشر سے کم ہو) اور شوافع کے ہاں قلتین سے کم ہو تو وہ قلیل مقدار نجاست کے وقوع سے ناپاک ہو جائے گی[21]۔

4. چوتھی بات یہ ہے کہ کسی چیز کا نجس ہونا یا غیر ماکول الحم ہونا اس کی خرید و فروخت یا اس کے ذریعہ منافع حاصل کرنے کے منافی نہیں ہے، چنانچہ گدھا کھانا جائز نہیں ہے، تاہم اس کی بیع اور اس پر سواری جائز ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً[22]"

"گھوڑے خچر اور گدھا اس لئے ہیں تاکہ تم ان پر سوار ہو۔"

اسی طرح اگر پانی میں نجاست کے گرنے سے پانی کا رنگ، مزہ یا بو نہ بدلا تو ایسا پانی اگرچہ آدمی کے لئے پینا جائز نہیں ہے، تاہم ایسے پانی سے مٹی بھگائی جاسکتی ہے، اسی طرح چوپایوں کو پلایا جاسکتا ہے۔

5. پانچویں بات یہ ہے کہ انسان احکام کا مکلف ہے، اس لئے حلت و حرمت کے احکام انسانوں کے لئے ہیں، چنانچہ قرآن میں حلت و حرمت کے بیان کے وقت انسان کو مخاطب کیا گیا ہے: مثلاً:

"إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ[23]-وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ[24]، لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ[25]"

غذا کے اثرات اجسام پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے قرآن میں انبیاء کرام علیہم السلام اور مؤمنین کو یہ خصوصی حکم دیا گیا ہے کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو، اور شکر خداوندی بجالاؤ۔

خلاصۂ بحث

مندرجہ بالا ملحوظات کو سامنے رکھنے سے یہ بات عیاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ قلب ماہیت سے بلاشبہ نجاست کے حکم میں تبدیلی ہو جاتی ہے، تاہم کسی چیز کے پاک ہونے سے اس کے کھانے کا جواز ثابت نہیں ہوتا، چنانچہ مٹی پاک ہونے کے باوجود اس کے مضر صحت ہونے کی وجہ سے اس کا کھانا جائز نہیں ہے، اس لئے کسی نجس چیز کے قلب ماہیت کے بعد جواز اکل کے لئے اس کے مضر صحت والے پہلو کو بھی پس نظر رکھنا ضروری ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 الإفریقی، محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، مادۃ تحول، دار صادر، بیروت، 1414 ھ
2 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ 3: 213، وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیہ الکویت، 1404 / 1427 ھ
3 نظام الدین، منتخب نظام الفتاویٰ 1: 36، مطبوعہ اسلاک فقہ اکیڈمی انڈیا (س۔ن)
4 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ 3: 213
5 نفس مصدر 29: 108
6 الشامی، محمد امین بن عمر، رد المحتار 1 :139، دار الفکر بیروت، 1412ھ
7 منتخب نظام الفتاویٰ 1: 26
8 دھلوی، مفتی کفایت اللہ، کفایت المفتی 2: 282، ایم ایچ سعید کمپنی، کراچی، (س۔ن)
9 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ 2: 115
10 القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم حدیث (2051) دار احیاء التراث العربی، بیروت، (س۔ن)
11 صحیح مسلم، حدیث (1983)
12 النسائی، محمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن، سنن نسائی، حدیث (4241) المطبوعات الاسلامیۃ، حلب، 1986ء
13 الکھنوی، عبد الحیٔ، عمدۃ الرعایۃ فی حل مافی شرح الوقایۃ 1: 83، مکتبہ تھانوی، دیوبند، انڈیا، (س۔ن)
14 منتخب نظام الفتاویٰ 1: 36
15 الرد المحتار 1: 46
16 سنن نسائی، حدیث (4241)
17 صحیح مسلم، حدیث (363)
18 ابن عابدین، محمد بن امین، الدر المختار 1: 315، دار الفکر، بیروت، 1412/ 1992ء
19 نفس مصدر 1: 316
20 الرد المحتار 1 :46
21 نفس مصدر 1 : 136
22 سورۃ النحل 16: 8
23 سورۃ البقرہ 2 :183
24 سورۃ آل عمران 3 :50
25 سورۃ التحریم 64: 1